توضیح تلویح
سوالا و جوابا

by : Muhammad Umar Raza

توضیح کس متن کی شرح ہے؟

جواب::توضیح یہ "تنقیح الاصول" کی شرح ہے اور متن اور اسکی شرح دونوں کے مصنف عبید اللہ بن مسعود بخاری حنفی ہے

سوال::توضیح کا مکمل نام کیا ہے؟

جواب::توضیح کا مکمل نام "توضیح فی حل غوامض التنقیح" ہے

سوال::مصنف نے اپنی کتاب کا آغاز تسمیہ اور تحمید سے کیوں کیا؟

جواب::مصنف نے قرآن کی پیروی اور حدیث پر عمل کرتے ہوئے اپنی کتاب کا آغاز تسمیہ اور تحمید سے کیا۔

سوال::عبارت "حامد اللہ تعالی اولا وثانیا" میں "اولا وثانیا" کا معنی کیا ہے؟

جواب::اس کے معنی میں تین احتمالات ہیں::

1. اولا سے مراد دنیا اور ثانیا سے مراد آخرت ہے
2. اولا وثانیا سے مراد کتاب کی ابتدا اور انتہا میں اللہ کی حمد کرنا
3. اولا سے مراد نعمت کے مقابلے حمد کرنا اور ثانیا سے مراد ہر حال میں اللہ کی حمد کرنا

سوال::مجلیا ومصلیا کا لغوی معنی تحریر کریں؟ نیز یہاں عبارت میں یہ کس سے کنایہ ہے؟

جواب::مجلیا سے مراد "دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا" اور مصلیا سے مراد "دوسرے نمبر پر آنے والا"

نیز یہاں عبارت میں یہ کثرت کے ساتھ درود وسلام بھیجنے سے کنایہ ہے

سوال::عبارت "فان العبد التوسل الی اللہ باقوی الذریعۃ" میں اقوی الذریعۃ کتنے معنی کا احتمال رکھتا ہے؟

جواب::اسکے معنی میں دو احتمال ہیں::

1. اللہ کی رحمت
2. حضور ﷺ کا وسیلہ

سوال:: مصنف کو شرح (توضیح) لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب:: مصنف فرماتے ہیں جب میں نے تنقیح لکھی تو اس میں پیچیدہ باتوں اور مشکلات کو پایا جسکو حل کرنے کے لیے میں اسکی شرح "توضیح" لکھی

سوال:: مصنف نے کن چیزوں کی شرح کرنے سے اعراض کیا؟

جواب:: جن مقامات میں طوالت تھی انکی شرح کرنے سے مصنف نے اعراض کیا

سوال:: مصنف نے توضیح کی کیا خصوصیات بیان کی ہیں؟

جواب::

1. تعریفات و قواعد کو منطقی دلائل کے مطابق لکھا ہے
2. اصول ذکر کرنے کے بعد تعریفات کو ذکر کیا ہے
3. ایسی عمدہ ترتیب ہے جس میں کوئی سبقت لے جانے والا نہیں۔
4. طوالت سے اجتناب کیا گیا ہے
5. ایسی باریکیوں پر مشتمل ہے جس پر اس علم کے شہسوار نہ پہنچ سکے

سوال:: ماتن نے کتاب کی ابتدا ضمیر سے کیوں کی؟

جواب:: ضمیر کا مرجع اللہ عزوجل کی ذات ہے اور ماتن نے کتاب کی ابتدا اسے اسلیے کی تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اللہ پاک ذکر ذہن میں حاضر ہے۔

سوال:۔ "الیہ یصعد الکلم الطیب" اس آیت مبارک میں الطیب کس کی صفت بن رہا ہے؟

جواب:۔ اس آیت مبارکہ میں الطیب "الکلم" کی صفت واقع ہو رہا ہے

سوال:: الکلم کو "الطیب" کی صفت بنانا درست نہیں کیونکہ موصوف صفت میں مطابقت نہیں؟

جواب:: اسکا جواب دو طرح سے دیا جا سکتا ہے::

1. الکلم کو اگر جمع مانیں تو اسکی واحد "الکلمۃ" ہو گی اور قاعدہ ہے کہ ہر وہ جمع جسکے واحد اور اس میں فرق کرنے کے لیے گول تاء کا اضافہ کیا جائے اسکی صفت مذکر و مؤنث دونوں طرح لائی جاسکتی ہے۔
2. الکلم اسم جنس ہے اور اسم جنس کی صفت مذکر و مؤنث دونوں طرح لائی جاسکتی ہے۔

سوال:: علم فقہ، علم اصول فقہ، علم الکلام میں افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟

جواب:: علم اصول فقہ کا مرتبہ فقہ سے زیادہ ہے کیونکہ فقہ میں احکام جزئیہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے اور اصول فقہ میں ادلہ کلیہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے،، ادلہ کلیہ کی وجہ سے ہمیں احکام جزئیہ کی معرفت حاصل ہوتی لہذا اصول فقہ کا مرتبہ فقہ سے زیادہ ہے۔ علم الکلام کا رتبہ علم اصول فقہ سے زیادہ ہے کیونکہ ادلہ کلیہ کی معرفت اللہ پاک کی ذات وصفات کی معرفت پہ موقوف ہے اور علم الکلام میں اللہ پاک کی ذات وصفات کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

سوال:: اللہ پاک نے احکامات کی بنیاد کتنے ارکان پر رکھی ہے؟

جواب:: اللہ پاک نے احکام کی بنیاد چار ارکان پر رکھی ہے

سوال:: آیات متشابھات کا علم کسے حاصل ہے؟

جواب:: شوافع کے نزدیک آیات متشابھات کا علم اللہ اور راسخین فی العلم کو حاصل ہے۔۔

جبکہ احناف کے نزدیک آیات متشابھات کا علم صرف اللہ عزوجل کو حاصل ہے۔

اعتراض:: اگر آیات متشابھات علم صرف اللہ کو حاصل ہے تو پھر اس آیت (تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ) کو نازل کرنے کا کیا مقصد ہے؟

جواب:: اللہ پاک نے ان آیات کو راسخین فی العلم کے دلوں کو آزمانے کے لیے نازل فرمایا۔۔

سوال:: منصۃ العروس کسے کہتے ہیں؟

جواب:: وہ مقام جہاں دلہن بیٹھتی ہے تاکہ لوگ اسے دیکھیں۔

سوال:: فصل خطاب کسے کہتے ہیں؟

جواب:: وہ خطاب جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرے۔

سوال:: ماتن نے معالم العلم، معتبرین اور مسالک سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب:: ماتن نے یہ معنی مراد لیے ہیں::

معالم العلم سے مراد "قیاس کی علتیں" اور معتبرین سے مراد "قیاس کرنے والے" اور مسالک سے مراد "نص کی مدد سے اس حکم کی طرف جانا جو فرع میں ثابت ہو"

سوال:: ماتن نے متن لکھنے کے لیے کس کتاب کا انتخاب کیا؟

جواب:: ماتن نے فخر الاسلام کی کتاب "اصول فقہ" کا انتخاب کیا اور اصول فقہ کے ساتھ ساتھ امام رازی کی کتاب "المحصول" اور ابن حاجب کی کتاب "الاصول کا خلاصہ بھی پیش کیا

سوال:: اعجاز فی الکلام کی تعریف تحریر کریں؟

جواب:: کلام کو ایسے طریقے پر لانا جو ماعدا سے ممتاز ہو

سوال:: اصول فقہ کی تعریف کتنے اعتبار سے کی جاسکتی ہے؟؟

جواب:: مصنف نے دو اعتبار سے اصول فقہ کی تعریف کی ہے::

1. حد اضافی:: یعنی لفظ "اصول" کی تعریف علیحدہ سے کی ہے اور لفظ "فقہ" کی تعریف علیحدہ سے کی ہے اسی کو حد اضافی کہتے ہیں۔
2. حد لقبی:: مضاف اور مضاف الیہ کی تعریف ایک ساتھ کرنا حد لقبی کہلاتا ہے۔

سوال:: اصل کسے کہتے ہیں؟

جواب:: ما یبتنی علیہ غیرہ

سوال:: ابتناء کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب::ابتناء کی دو قسمیں ہیں::

1. ابتناء حسی::جہاں مبنی اور مبنی علیہ کا ادراک حواس ظاہرہ سے ہو اسے ابتناء حسی کہا جاتا ہے
2. ابتناء عقلی::جہاں مبنی اور مبنی علیہ کا ادراک عقل سے ہو اسے ابتناء عقلی کہا جاتا ہے

سوال::امام رازی کے نزدیک اصل کی کیا تعریف ہے؟ نیز ماتن نے اس تعریف پر کیا اشکال کیا ہے؟

جواب::امام رازی نے اصل کی تعریف محتاج الیہ سے کی ہے یعنی جسکی طرف بندہ محتاج ہو وہ اصل ہے

ماتن کے نزدیک یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں۔۔

سوال::تعریف کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں؟

جواب::تعریف کی دو قسمیں ہیں:

1. تعریف حقیقی::ماہیت حقیقیہ کی تعریف کرنا
2. تعریف اسمی::ماہیات اعتباریہ کی تعریف کرنا

سوال::علل اربعہ کتنے اور کونسے ہیں؟

جواب::علل اربعہ چار ہیں::

1. علت فاعلی
2. علت صوری
3. علت مادی
4. علت غائی

سوال::شرط کی تعریف تحریر کریں؟؟

جواب::وہ خارجی امر جس پہ کسی چیز کا وجود موقوف ہو اور وہ خارجی امر اس چیز میں مؤثر نہ ہو۔

سوال::امام اعظم کے نزدیک فقہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب::: معرفۃ النفس مالھا وماعلیھا

سوال::: معرفت کسے کہتے ہیں نیز فقہ کی تعریف میں اسکی قید سے کیا خارج ہو گا؟

جواب::: جزئیات کو دلیل کے ذریعے جاننا معرفت کہلاتا ہے۔۔ نیز اسکی قید سے تقلید خارج ہو جائے گی فقی کی تعریف سے کیونکہ تقلید مجتہد کے قول سے جانی جاتی ہے دلیل سے نہیں

سوال::: مکلف انسان کے فعل کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب::: مکلف انسان کا فعل چھ حال سے خالی نہ ہو گا:::

1. واجب
2. مندوب
3. مباح
4. مکروہ تنزیہی
5. مکروہ تحریمی
6. حرام

پھران میں سے ہر ایک کی دو دو جہتیں ہیں،، جانب ترک اور جانب فعل تو یوں یہ کل بارہ قسم کے افعال بن گئے۔۔

سوال::: امام اعظم کی بیان کردہ فقہ کی تعریف میں "مالھا وماعلیھا" کتنے معانی کا احتمال رکھتا ہے؟

جواب::: یہ تین معانی کا احتمال رکھتا ہے:::

1. ::: امام اعظم کے قول "مالاوماعلیہا" کا پہلا معنی یہ ہے کہ مالھا سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کے لیے فائدہ مند ہیں اور ماعلیہا سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کے لیے نقصان دہ ہیں۔۔

اب اس پہلے معنی میں مزید تین احتمالات ہیں:::

- پہلا احتمال یہ ہے کہ نفع سے مراد ثواب ہے اور ضرر سے مراد عذاب کا ہونا ہے،،اس معنی کے اعتبار سے مکلف کے پانچ قسم کے افعال فقہ کی تعریف میں شامل ہوں گے وہ اس طرح کہ فعل واجب اور فعل مندوب """ مالھا میں شامل ہوں گے کیونکہ ان پہ ثواب ملتا ہے اور ترک واجب، فعل حرام اور فعل مکروہ تحریمی "ماعلیہا" میں داخل ہوں گے کیونکہ ان پہ گناہ ملتا ہے،،بقیہ سات اقسام پہ نہ ثواب ہے اور نہ گناہ لہذا وہ خارج ہو جائیں گی۔۔۔
- دوسرا احتمال یہ ہے کہ نفع سے مراد عذاب کا نہ ہونا ہے اور نقصان سے مراد عذاب کا ہونا ہے،،اس احتمال کی بناء پر تمام افعال فقہ کی تعریف میں شامل ہو جائیں گے وہ اس طرح کہ ترک واجب، فعل حرام اور فعل مکروہ تحریمی "ماعلیہا" میں شامل ہو جائیں گے کیونکہ ان پہ عذاب ملتا ہے اور بقیہ ساری اقسام "مالھا" میں داخل ہوں گی کیونکہ ان کے کرنے پہ کوئی عذاب نہیں۔۔
- تیسرا احتمال یہ ہے کہ نفع سے مراد ثواب کا ہونا ہے اور نقصان سے مراد ثواب کا نہ ہونا ہے تو اس صورت میں بھی تمام قسم کے افعال فقہ کی تعریف میں شامل ہوں گے وہ اس طرح کہ فعل واجب اور فعل مندوب "مالھا" میں شامل ہوں گے کیونکہ ان دونوں پہ ثواب ملتا ہے اور بقیہ دس اقسام ہیں "ماعلیہا" میں شامل ہوں گی کیونکہ ان پہ کوئی ثواب نہیں۔۔

2. دوسرا معنی یہ ہے کہ "مالھا" سے مراد "مایجوز لھا" ہے اور "ماعلیہا" سے مراد "مایجب علیہا" ہے اس معنی کے اعتبار سے فعل واجب، ترک حرام اور ترک مکروہ تحریمی "مایجب علیہا" میں آجائیں گے اور ترک مندوب، فعل مندوب، ترک مکروہ تنزیہی، فعل مکروہ تنزیہی، فعل مباح اور ترک مباح "مایجوز لھا" میں آجائیں گے اور بقیہ تین افعال ترک واجب ،فعل مکروہ تحریمی اور فعل حرام فقہ کی تعریف خارج ہو جائیں گے۔
3. تیسرا معنی یہ ہے کہ "مالھا" سے مراد "مایجوز لھا" ہے اور "ماعلیہا" سے مراد "مایحرم علیہا" ہے،،اس معنی کے اعتبار سے افعال کی تمام اقسام فقہ کی تعریف میں داخل ہو جائیں گی۔۔۔۔

سوال:: معرفت کتنے طریقوں سے حاصل ہوتی ہے؟

جواب:: معرفت تین طریقوں سے حاصل ہوتی ہے::

1. اعتقادیات اسے علم الکلام بھی کہتے ہیں۔۔
2. وجدانیات اسے علم التصوف بھی کہتے ہیں۔
3. عملیات اسے علم فقہ بھی کہتے ہیں۔۔

سوال::امام اعظم کی فقہ کی تعریف میں کون کونسے علوم داخل ہیں؟؟

جواب::امام اعظم کی فقہ کی تعریف میں تین علوم شامل ہیں:: علم الکلام،، علم التصوف،، علم فقہ

سوال::امام اعظم نے فقہ کی تعریف میں عملا کی قید لگائی ہے یا نہیں؟

جواب::امام اعظم نے فقہ کی تعریف میں عملا کی قید نہیں لگائی۔۔

سوال::امام شافعی کے نزدیک فقہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب::العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتھا التفصیلیۃ

سوال::ماتن نے امام شافعی کی فقہ کی تعریف میں بالاحکام الشرعیۃ کا معنی کیا بیان کیا ہے؟؟

جواب::اسکے معنی میں دو احتمال ہیں::

1. حکم سے مراد ایک امر کی نسبت دوسری امر کی طرف کرنا ہے۔۔ یہ معنی مراد لیں تو حکم کی قید سے اللہ عزوجل کی ذات وصفات کا علم خارج ہو جائے گا۔۔
2. حکم سے مراد اللہ پاک کا خطاب ہے جو کہ مکلفین کے متعلق ہے۔۔اگ یہ معنی مراد لیں تو اس سے وہ علوم خارج ہو جائیں گیں جنکا تعلق خطاب باری تعالی سے نہیں۔۔

سوال::امام شافعی کی تعریف میں شرعیہ کی قید کیا خارج ہو گیا؟

جواب::شرعیہ کی قید سے احکام عقلیہ اور احکام حسیہ نکل گئے۔۔

سوال::حکم کی تعریف بمع فوائد وقیودات تحریر کریں؟

جواب::

((حکم کی تعریف)) خطاب اللہ تعالی المتعلق بافعال المکلفین بالا قتضاء اوالتخییر

((فوائد وقیودات))

"خطاب اللہ" کہنے سے اللہ پاک کے تمام خطابات شامل ہو گئے

"المتعلق بافعال المکلفین" کہاتو اس سے وہ تمام خطابات خارج ہو گئے جن کا تعلق مکلفین کے افعال کے ساتھ نہیں تھا

"بالا قتضاء اَوالتخییر" کہاتو اس سے وہ تمام خطابات خارج ہو گئے جو "واللہ خلقکم وما تعملون" جیسے ہیں۔۔

سوال:: حکم کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں؟

جواب:: حکم کی دو قسمیں ہیں::

1. حکم شرعی:: وہ خطاب الہی جو شرع پر موقوف ہو
2. حکم غیر شرعی:: وہ خطاب الہی جو شرع پر موقوف نہ ہو

پھر حکم شرعی کی بھی دو قسمیں ہیں::

1. نظری
2. عملی

سوال:: "طلب الفعل جازما کالایجاب اوغیر جازم کالندب" اس عبارت سے مصنف کس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟

جواب:: اس عبارت سے مصنف طلب کی چار صورتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔۔ طلب کی چار صورتیں یہ ہیں::

1. فعل کے کرنے کو تاکید کے ساتھ طلب کرنا،، اس کو واجب کہا جاتا ہے۔
2. فعل کے کرنے کو تاکید کے ساتھ طلب نہ کرنا اس کو مستحب کہا جاتا ہے۔
3. فعل کے ترک کو تاکید سے طلب کرنا،، اس کو حرام کہا جاتا ہے۔
4. فعل کے ترک کو تاکید سے طلب نہ کرنا اسے مکروہ کہا جاتا ہے۔

سوال:: خطاب شرع کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب:: اسکی دو قسمیں ہیں::

1. تکلیفی:: وہ خطاب ہے جس کا تعلق اقتضاءً یا تخییراً مکلفین کے افعال کے ساتھ ہے۔
2. وضعی:: وہ خطاب جو کسی شئ کا سبب یا شرط ہو۔

سوال:: متاخرین اشاعرہ نے حکم کی کیا تعریف بیان کی ہے؟

جواب:: بعض اشاعرہ کہتے ہیں کہ "خطاب اللہ تعالیٰ" حکم شرعی ہے۔۔

سوال:: متاخرین اشاعرہ کی تعریف کے مطابق فقہ کی تعریف میں حکم سے کیا مراد ہوگا؟

جواب:: اس صورت میں فقہ کی تعریف میں حکم کا مطلب ہوگا "ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف کرنا"

سوال:: فقہاء کرام حکم کا اطلاق کس چیز پر کرتے ہیں؟

جواب:: مجازی طور پر جو خطاب سے ثابت ہو اس پر فقہاء کرام حکم کا اطلاق کرتے ہیں۔۔

اعتراض::: جب کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے تو حقیقی معنی کے ساتھ کی جاتی ہے جبکہ یہاں فقہاء نے مجازاً حکم کا اطلاق "ما ثبت بالخطاب" پہ کیا ہے؟؟

جواب::: یہ منقول اصطلاحی ہے (منقول اصطلاحی وہ ہوتا ہے جسے اہل اصطلاح نے ایک معنی سے دوسرے معنی میں نقل کر لیا ہو) حکم کا مجازی معنی میں اس قدر استعمال ہوا کہ یہ منقول اصطلاحی ہو گیا اور منقول اصطلاحی اصل میں حقیقت ہی ہوتا ہے لہذا یہ اعتراض فضول ہے۔۔

سوال:: فقہ کی تعریف میں احکام شرعیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:::: احکامات شرعیہ سے مراد جن کا شارع کے خطاب کے بغیر ادراک نہ ہو سکے۔۔

سوال:: ہر شئے کے اچھا یا برا ہونا احکامات شرعیہ میں سے ہے یا نہیں؟

جواب:::::احناف اور معتزلہ کے نزدیک اچھے اور برے افعال احکامات شرعیہ میں شامل نہیں ہوں گے کیونکہ ان کا فقہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کا تعلق علم الاخلاق سے ہے۔۔البتہ اشاعرہ کے نزدیک اچھے اور برے افعال بھی احکامات شرعیہ میں شامل ہوں گے لیکن ان افعال کو فقہی احکامات میں شامل کرنا درست نہیں کیونکہ ان چیزوں کو فقہ میں شمار نہیں کیا جاتا۔۔

سوال::امام رازی نے فقہ کی تعریف میں کس قید کا اضافہ کیا ہے اور کیا مصنف اس قید سے متفق ہیں یا نہیں؟

جواب::امام رازی نے فقہ کی تعریف میں "التی لایعلم کونھا من الدین ضرورۃ" کی قید کا اضافہ کیا ہے۔۔

مصنف امام رازی کی اس قید سے متفق نہیں ان کا کہنا ہے کہ فقہ سے مراد چند ایک احکامات نہیں ہیں بلکہ بہت زیادہ احکامات ہیں

سوال::: مصنف کے نزدیک فقہ کی کیا تعریف ہے؟؟؟

جواب::: مصنف فقہ کی تعریف یوں فرماتے کی ہے:: فقہ ان احکامات شرعیہ عملیہ کو جاننے کا نام ہے جو وحی کے نازل ہونے کی وجہ سے ظاہر ہو گئے اور ان پہ اجماع منعقد ہو گیا اور اس کے ساتھ استنباط صحیح کا ملکہ ہونا بھی ضروری ہے۔

اعتراض::: فقہ ایک ظنی چیز ہے تو اس پر علم کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ علم تو قطعی چیز کا نام ہے پس فقہ کو علم کہنا درست نہیں؟؟

جواب::: اس کے مصنف نے تین جوابات دیئے ہیں:::

1. تعریف میں جتنی قیودات لگائی گئیں((وہ احکامات وحی کے نزول کی وجہ سے ظاہر ہوں اور ان پہ اجماع منعقد ہو چکا)) ان قیودات کے لگانے سے فقہ کا علم ظنی نہیں رہا بلکہ قطعی بن گیا لہذا اس پہ علم کا اطلاق درست ہے۔۔
2. اگر ہم مان بھی لیں کہ فقہ ایک ظنی چیز ہے لیکن علم کا اطلاق کبھی کبھی ظنی چیزوں پہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ "علم طب وغیرہ" لہذا فقہ پہ بھی علم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔۔۔
3. شارع نے احکامات میں مجتہد کے ظن غالب کا اعتبار کیا تو گویا کہ تو جو حکم مجتہد کے ظن غالب سے ثابت ہو گا وہ قطعی ہو گا تو اس اعتبار سے فقہ کے سارے احکامات قطعی ہوئے لہذا یہ اعتراض درست نہیں۔۔۔

سوال::اصول فقہ کتنے اور کونسے ہیں؟ نیز ان میں اصل کون اور فرع کون ہیں؟

جواب::اصول فقہ چار ہیں شروع کے تین اصل ہیں کبکہ چوتھا(قیاس)فرع ہے۔

1. کتاب اللہ
2. سنت
3. اجماع
4. قیاس

سوال::اصول فقہ کی حد لقبی مع فوائد و قیودات تحریر کریں؟

جواب::ان قواعد کا علم ہے جن کے ذریعے تحقیقی طور پر فقہ تک پہنچا جاتا ہے،،یعنی اصول فقہ ان قضایا کلیہ کا نام ہے جن کے ذریعے فقہ تک توصل قریب حاصل ہو۔

فوائد و قیودات

"توصل قریب" کی قید سے علوم عربیہ اور علم الکلام خارج ہو گئے کیونکہ ان کے ذریعے فقہ تک توصل قریب حاصل نہیں ہوتا بلکہ توصل بعید حاصل ہوتا ہے۔۔

"علی وجہ التحقیق" کہنے سے علم خلاف اور علم الجدل خارج ہو گیا۔

سوال::اصول فقہ میں قضایا کلیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:: مسائل فقہ پر دی جانے والی دلیل کے دو مقدموں میں سے ایک مقدمہ

سوال::اصول فقہ کا موضوع کیا ہے؟

جواب::اصول فقہ کا موضوع ادلہ شرعیہ اور احکام ہیں۔۔

سوال::ادلہ شرعیہ حکم کو کب ثابت کرتی ہے؟

جواب:: تین شرائط پائیں جائیں گیں تو ادلہ شرعیہ حکم کو ثابت کرے گیں::

1. دلیل منسوخ نہ ہو
2. دلیل کا کوئی معارض نہ پایا جائے
3. مجتہد کی رائے اس تک پہنچ چکی ہو

سوال::: ادلہ کے عوارض ذاتیہ کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب::: ادلہ کے عوارض ذاتیہ تین ہیں:::

1. مبحوث عنہا
2. لحوق مبحوث عنہا
3. نہ مبحوث عنہا اور نہ ہی لحوق مبحوث عنہا

سوال::: کیا ایک علم کے لیے ایک سے زائد موضوعات ہو سکتے ہیں؟

جواب::: جی ہو سکتے ہیں۔۔

سوال::: کیا ایک چیز دو علوم کا موضوع بن سکتی ہے؟

جواب:: مشہور یہ ہے کہ ایک چیز دو علوم کا موضوع نہیں بن سکتی لیکن مصنف فرماتے ہیں کہ ایک چیز دو علوم کا موضوع بن سکتی ہے بلکہ ایسا ہوا بھی ہے۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے کتاب کو کتنی انواع پہ تقسیم کیا ہے؟

جواب::: مصنف نے کتاب کو دو انواع پہ تقسیم کیا ہے:::

1. پہلی قسم میں ادلہ شرعیہ یعنی قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کا بیان ہے۔۔۔۔۔
2. دوسری قسم میں احکامات کا بیان ہے اور یہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔۔۔

سوال::: کتاب اللہ کی تعریف مع فوائد و قیودات تحریر کریں؟

جواب::: کتاب اللہ اسے کہتے ہیں جو دو گتوں کے درمیان متواتر سے نقل ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی۔۔۔۔۔

((فوائد و قیودات)) جب تعریف میں دو گتوں کا ذکر کیا تو اس سے بقیہ تمام کتب، احادیث قدسیہ اور احادیث نبویہ خارج ہو گئیں۔۔۔۔

جب """تواترا""" کہا تو اس سے وہ قراءات خارج ہو گئیں جو شاذ ہیں۔۔۔۔

اعتراض::: ابن حاجب اس تعریف پہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس تعریف سے دور لازم آ رہا ہے وہ اس طرح کہ قرآن کی تعریف یہ کی گئی کہ جو مصحف میں لکھا ہو یعنی اس سے ثابت ہوا قرآن کا سمجھنا مصحف پہ موقوف ہے اور اگر مصحف کی تعریف پوچھی جائے تو اس کا جواب ہو گا کہ جس میں قرآن لکھا جائے اسے مصحف کہتے ہیں اس صورت میں مصحف کا سمجھنا قرآن پہ موقوف ہو گا تو یوں دور لازم آئے گا؟

جواب::: یہ دور تب لازم آنا تھا جب مصحف کی تعریف کی جاتی جبکہ یہاں مصحف کی تعریف کی حاجت ہی نہیں بلکہ سب اس کے بارے میں جانتے ہیں۔۔

سوال:: تعریف کی اقسام کتنی اور کونسی ہیں؟

جواب:: تعریف کی دو اقسام ہیں:::

1. تعریف بالحد

اس میں معرف کی ماہیت و حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے اور جنس و فصل کا ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔

2. تعریف بالرسم

اس میں معرف کے مشخصات کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ وہ دوسروں سے ممتاز ہو جائے۔۔۔

سوال:: کتاب میں بیان کردہ کتاب اللہ کی تعریف تعریفِ اسمی ہے یا تعریفِ رسمی؟

جواب:: تعریف رسمی ہے۔۔

سوال:: کیاقرآن کریم کی تعریف بالحد کی جاسکتی ہے ؟؟؟

جواب::: قرآن کریم کی تعریف بالحد نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ شخصی ہے اور شخصی کی تعریف بالحد نہیں کی جاسکتی۔۔۔

سوال::ابن حاجب نے قرآن کی تعریف کی ہے نیز اس سے کیا خرابی لازم آئیگی؟

جواب::قرآن وہ کلام ہے جو سورت کے ساتھ اعجاز کے لیے نازل کیا گیا۔۔

ابن حاجب کی اس تعریف سے دور کی خرابی لازم آرہی ہے۔

سوال::: مصنف نے کتاب اللہ کی ابحاث کو کتنے اور کون سے ابواب میں بیان کیا ہے ؟؟؟

جواب::: مصنف نے کتاب اللہ کی ابحاث کو دو معانی میں بیان کیا ہے:::

1. کتاب اللہ سے معنی کا فائدہ کیسے حاصل ہو
2. کتاب اللہ سے حکم شرعی کا اثبات کس طرح ہوگا

سوال::قرآن نظم ہے یا معنی بیان کریں؟

جواب:::: قرآن اس نظم کا نام ہے جو معنی پہ دلالت کرتا ہے۔۔

سوال:: نظم کا کیا مطلب ہے ؟

جواب:: نظم سے مراد "لفظ" ہے

سوال::مصنف نے لفظ کی بجائے نظم کو استعمال کیوں کیا؟

جواب::مصنف نے لفظ کی بجائے نظم کو استعمال کیا کیونکہ لفظ کا لغوی معنی ہے "پھینکنا" اور اس کو قرآن کریم کے لیے استعمال کرنا مناسب نہیں تھا اس لیے ادب کا لحاظ کرتے ہوئے مصنف نے لفظ کی بجائے نظم کا استعمال کیا۔

اعتراض::: آپ نے کہا کہ قرآن نظم کا نام ہے جو معنی پہ دلالت کرتا ہے یہ درست نہیں کیونکہ امام اعظم نے نماز میں فارسی میں قرآت کرنے کی اجازت دی ہے تو ان کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن محض معنی کو کہتے ہیں؟

جواب::: اس کے دو جوابات ہیں:::

1. امام اعظم نے یہ اجازت صرف نماز میں دی ہے اس کے علاوہ انہوں نے نظم و معنی دونوں کا لحاظ کیا ہے اگر قرآن صرف معنی کا نام ہوتا تو امام اعظم کبھی یہ اجازت نہ دیتے۔۔۔۔۔
2. دوسرا جواب یہ ہے کہ امام اعظم اپنے اس قول سے رجوع کر چکے ہیں۔۔۔۔

اعتراض:: آپ نے کہا کہ قرآن اس نظم کا نام ہے جو معنی پہ دلالت کرتا ہے جبکہ مشائخ نے کہا ہے کہ قرآن نظم و معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے لہذا آپ کی بات مشائخ کی تعبیر کے خلاف ہے؟

جواب::: یہاں محض تعبیر کا فرق ہے ورنہ مشائخ کی مراد بھی یہی ہے کہ قرآن اس نظم کو کہتے ہیں جو معنی پہ دلالت کرتا ہے۔

سوال:: لفظ کی وضع کے اعتبار سے کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب:: چار اقسام ہیں::

1. خاص
2. عام
3. مشترک
4. جمع منکر

سوال::: خاص کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر کوئی لفظ وضع واحد کے ساتھ کثیر محصور افراد کے لیے وضع کیا گیا ہو یا صرف ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو تو اسے خاص کہیں گے۔۔

سوال::: عام کی تعریف اور فوائد و قیودات بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: عام وہ لفظ ہے جسے وضع واحد کے ساتھ کثیر غیر محصور افراد کے لیے وضع کیا جائے اور وہ ان تمام افراد کو شامل ہو جن کی وہ صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔۔

فوائد و قیودات::: "وضعاواحدا" کی قید سے مشترک خارج ہو گیا

"الکثیر" کی قید سے وہ تمام الفاظ نکل گئے جو کثیر افراد کے لیے وضع نہیں کیے گئے

"غیر محصور" کی قید سے اسماء اعداد خارج ہو گئے

"مستغرق جمیع مایصلح لہ" کی قید سے جمع منکر خارج ہو گیا

سوال::: مشترک کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: اگر ایک لفظ کثیر معانی کے لیے متعدد طور پر وضع کیا گیا ہو تو اسے مشترک کہتے ہیں۔

سوال::: جمع منکر کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: اگر ایک لفظ وضع واحد کے ساتھ کثیر غیر محصور افراد کے لیے وضع کیا گیا ہو اور وہ ان تمام افراد کو شامل نہ ہو جن کی وہ صلاحیت رکھتا ہے تو اسے جمع منکر کہا جائے گا۔۔۔۔

سوال:: مؤول کسے کہتے ہیں؟

جواب:: مشترک کے معانی میں سے اگر کوئی ایک معنی ترجیح پا جائے تو اسے مؤول کہتے ہیں۔۔

سوال:: صفت، علم، اسم جنس، مطلق، مقید، معرفہ اور نکرہ کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب::

صفت:: اگر اسم ظاہر کا معنی بعینہ اس کے مشتق منہ کے مطابق ہو اور اس کا وزن مشتق والا ہو۔۔۔۔

علم:: وہ اسم ظاہر جس کا معنی مشتق منہ والا نہ ہو اور اس کا وزن بھی مشتق والا نہ ہو البتہ وہ معنی معین ہو۔۔۔۔

اسم جنس:: وہ اسم ظاہر جس کا معنی اور وزن مشتق منہ اور مشتق جیسا نہ ہو اور نہ ہی وہ معین ہو۔۔۔

مطلق:: صفت اور اسم جنس کا معنی اگر بغیر کسی قید کے مراد لیا جائے تو اسے مطلق کہتے ہیں۔۔۔

مقید:: اگر صفت اور اسم جنس کا معنی مراد لینے میں کوئی قید لگائی جائے تو وہ مقید کہلائے گا۔۔۔

معرفہ::وہ صفت یا اسم جنس جو عند الاطلاق سامع کے لیے معین ہو۔۔۔۔

نکرہ::وہ صفت یا اسم جنس جو عند الاطلاق سامع کے لیے غیر معین ہو۔۔۔۔

سوال::خاص کا حکم کیا ہے؟

جواب::خاص کا حکم یہ ہے کہ وہ خاص ہونے کی حیثیت سے حکم کو قطعی طور پر واجب کرتا ہے۔۔

سوال::خاص میں احتمال پایا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب::جو احتمال جو دلیل سے پیدا نہیں ہوتا وہ خاص میں پایا جا سکتا ہے البتہ وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہوتا ہے وہ خاص میں نہیں پایا جا سکتا۔۔۔

سوال::ثلاثۃ قرؤ کس کی مثال ہے وضاحت فرمائیں؟

جواب: یہ خاص کی مثال ہے یہاں لفظ قروء کو طہر پر محمول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اگر طہر مراد لیں تو دو حال سے خالی نہ ہو گا وہ طہر جس میں طلاق دی اس کو شمار کیا جائے گا یا نہیں::

1. اگر شمار کیا جائے تو دو طہر اور بعض طہر عدت ہو گی۔
2. اگر شمار نہ کیا جائے تو تین طہر اور بعض طہر عدت ہو گی۔

((نوٹ)) یاد رہے لفظ القرء مشترک ہے حیض اور طہر کے لئے۔۔۔

((امام اعظم)) انکے نزدیک القروء سے مراد حیض ہے کہ اگر طہر مراد لیا جائے تو خاص لفظ ثلاثہ کو موجب باطل ہو جائے گا کہ جس طہر میں طلاق ہو گی اگر اسے شمار کریں تو تین ماہ عدت پوری نہیں ہو گی اور اگر اسے شمار نہ کریں تو عدت تین ماہ سے بڑھ جائے گی۔

((امام شافعی)) انکے نزدیک: لفظ قروہ سے مراد طہر ہے۔

سوال::فان طلقھا فلا تحل لہ یہ کس کی مثال ہے تفصیلا مع اختلاف ائمہ کے وضاحت فرمائیں؟

جواب: یہ خاص کی مثال ہے اس میں فاء لفظ خاص ہے جو تعقیب مع وصل کے لیے آتا ہے۔

((امام اعظم کا موقف)) عورت کا خلع لینا بھی طلاق ہے اس سے طلاق بائن واقع ہو گی۔

دلیل اللہ تعالی نے آیت خلع میں خلع کا ذکر دو طلاقوں کے بعد کیا ہے پھر فرمایا کہ اگر زوج عورت کو طلاق دے تو اس کے لئے وہ عورت بغیر حلالہ کے حلال نہیں اور اس سے پہلے خلع کا ذکر کر دیا جس سے مقصود فعل زوج کو پختہ کرنا تھا اور وہ طلاق ہے گویا طلاق کی دو قسمیں بیان فرما دی ایک مال کے ساتھ اور دوسری بغیر مال کے

((امام شافعی کا موقف)) خلع فسخ ہے۔

دلیل: خلع کو طلاق ماننے کی صورت میں چار طلاقیں ہو جائے گی دو طلاقوں کے بعد ایک طلاق خلع اور خلع کے بعد چوتھی طلاق جبکہ طلاقیں تو تین ہیں۔

سوال::: کیا حق مہر کی کوئی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر کی گئی ہے؟

جواب:::

شوافع کا مؤقف::: ان کے نزدیک شریعت کی جانب سے حق مہر کی کوئی بھی مقدار مقرر نہیں کی گئی بلکہ جو چیز ثمن بننے کی صلاحیت رکھتی ہے اسے حق مہر بنایا جاسکتا ہے۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ حق مہر کی مقدار مقرر نہیں کی گئی کیونکہ اس پہ اجماع ہے البتہ کم از کم حق مہر کی مقدار ضرور مقرر کی گئی ہے اور اس پہ اللہ پاک کا فرمان دلالت کرتا ہے "قد علمنا ما فرضنا علیہم "یعنی یقینا ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پہ مقرر کیا یہاں "فرضنا" "قدّرنا کے معنی میں ہے۔۔۔۔

اب یہ کم از کم مقرر شدہ حق مہر کتنا ہے یہ ہمیں ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دس دراہم چوری کرنے پہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا یعنی اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ ایک انسانی عضو کی کم از کم قیمت دس دراہم ہے،،
عورت کی شرم گاہ بھی ایک جسمانی عضو ہے جسے مرد کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو اس کی کم از کم قیمت بھی دس دراہم ہونی چاہیے
لہذا کم از کم دس دراہم حق مہر مقرر ہو گیا۔۔۔۔

سوال::عام کا حکم تحریر کریں؟

جواب::اس بارے میں تین مذاہب ہیں::

اشعریہ کا موقف:: جب تک کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے تب تک عام کے حکم میں توقف کیا جائے گا کیونکہ وہ مجمل ہوتا ہے۔۔۔

ابو علی جبائی کا موقف::: عام کے افراد میں سے سب سے ادنی ثابت ہو گا یعنی جب عام بولا جائے گا تو وہاں سب سے کم افراد مراد ہوں گے کیونکہ وہ یقینی ہوتے ہیں۔۔

احناف اور شوافع کا موقف::: ان کے نزدیک عام اپنے کل افراد میں حقیقت ہوتا ہے اور بعض افراد میں یہ مجازا دلالت کرتا ہے جس کی طرف قرینے کے بغیر نہیں جا سکتے۔۔۔۔

سوال::: قصر العام علی البعض کیا ہے تفصیلا بیان کریں؟

جواب::: عام کو اس کے بعض افراد کے ساتھ خاص کر دینا قصر العام علی البعض کہلاتا ہے

جو چیز عام کو خاص بناتی ہے وہ یا تو غیر مستقل ہوتی ہے یا مستقل ہوتی ہے

غیر مستقل کی مزید چار اقسام ہیں:::

(1)استثناء

(2)شرط

(3)صفت

(4)غایت

اگر عام کو بعض افراد کے ساتھ خاص کرنے والی چیز مستقل ہوئی تو اس میں مزید دو حال سے خالی نہ ہو گی یا وہ کلام ہو گی یا غیر کلام ہو گی اگر غیر کلام ہو گی تو پھر پانچ صورتیں بنتی ہیں:::

(1)وہ چیز عقل ہے

(2)وہ چیز حس ہے

(3)وہ چیز عادت ہے

(4)وہ چیز ناقص ہے

(5)وہ چیز زائد ہے

تمت بالخیر